حج کی فرضیت واہمیت

رضوانہ عثمان
علی آباد

حج اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے گویا یہ ارکان اسلام کا تتمہ ہے حج کے لغوی معنی زیارت کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ شریعت کی زبان میں حج کی عبادت کو حج اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں انسان کعبۃ اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے اور مکہ مکرمہ کے آس پاس شعائر اللہ میں ان مخصوص اعمال و آداب کو بجالاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اعمال و آداب کی مقررہ ایام میں ادائیگی مناسک حج کہلاتی ہے۔ حج ذوالحجہ ۹ تاریخ سے شروع ہو کر ۱۳ تاریک تک ہوتا ہے۔

فرضیت حج

حج ہر بالغ عاقل، صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ استطاعت سے مراد صحت، زادراہ اور سفر کی سہولت ہے حج کی فرضیت قرآن مجید سے واضح ہے:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین (آل عمران)

اور لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ اس شخص کے ذمہ جس نے اس کی استطاعت پائی اور جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوا کہ حج ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص استطاعت کے باوجود حج سے عملاً محروم رہا تو اس کا طرز عمل کافروں جیسا ہے اس آیت کی وضاحت میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم ضرور حج کرو (مسلم)

حج کی اہمیت

مذکورہ بالا تصریحات سے حج کی اہمیت بخوبی واضح ہوجاتی ہے اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص کو کسی بیماری یا واقعی ضرورت یا ظالم حکمران نے روک نہ رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے چاہے نصرانی، ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں (ترمذی) حج کی فضیلت آپ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (مسلم) یعنی مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔ اسی طرح نبی اکرمؐ سے افضل الاعمال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ اور رسول پر ایمان، پھر جہاد فی سبیل اللہ پھر حج، ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔

من حج ھذا البیت فلم یرفث ولم یفسق خرج من ذنبہ کیوم ولدتہ امہ۔ جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور گناہ و نافرمانی کا مرتکب نہ ہوا تو وہ گناہ سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ (صحیح بخاری)

حج کی اس اہمیت کے پیش نظر حضرت فاروق اعظمؓ نے اعلان کر رکھا تھا ''جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتے میرا جی چاہتا ہے کہ ان پر جزیہ لگادوں کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔'' یہاں اہل استطاعت مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے اگر انہیں اس تاکیدی حکم کے بعد بھی حج کا شوق پیدا نہیں ہوتا تو انہیں اپنے ایمان کی خیر منانی چاہئے اور اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔

مقاصد حج

۱۔ درس توحید: حج کا اولین مقصد یہ ہے کہ پوری دنیا کو توحید کا درس دیا جائے اور شرک کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے کیونکہ ہر حاجی کا ورد زبان یہی ہوتا ہے۔ اللھم لبیک لاشریک لک

۲۔ تبلیغ اسلام: حج کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے اطراف عالم سے آکر کعبۃ اللہ میں جمع ہوں اور مل کر عبادت کریں اور پھر یہاں سے اسلام کا پیغام لے کر پوری دنیا میں پھیلائیں اور عالمگیر اسلامی معاشرہ قائم کریں۔

۳۔ مرکزیت: خانہ کعبہ دینی علوم اور روحانی عرفان کا مرکز ہے یہ دنیا میں عرش الٰہی کا سایہ اور برکات الٰہی کا مرکزی نکتہ ہے جو اہل اسلام کی مرکزیت کا نشان ہے جس کی طرف مسلمانوں کے دل کھینچتے ہیں یہ وہ ملی شیرازہ ہے جس میں ملت اسلامیہ کے تمام افراد بندھے ہوئے ہیں اس طرح حج کا ایک مقصد ملت اسلامیہ کی مرکزیت کو قائم رکھنا ہے۔

بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ سریانی

حج کے ثمرات و فوائد

حج کے مندرجہ ذیل فوائد وثمرات ہیں

تاریخی معلومات: جب ایک حاجی سرزمین عرب پر قدم رکھتا ہے تو تاریخ انبیاء اور تاریخ اسلام اس کے ذہن میں آ جاتی ہے۔ اسے پتہ چلتا ہے حرم پاک ہی میں حضرت آدمؑ نے سکونت اختیار کی اور عرش کے سایہ میں خدا کا پہلا گھر بنایا یہیں حضرت حوا سے آدمؑ کی ملاقات ہوئی یہیں کشتی نوحؑ آ کر رکی۔ حضرت ہود اور صالحؑ نے یہاں پناہ لی حضرت ابراہیمؑ نے اسی طرف ہجرت کی اور حضرت اسماعیلؑ نے اپنی والدہ ماجدہ ہاجرہ کے ساتھ حرم پاک میں رہائش اختیار کی۔ اور چشمہ زمزم کا معجزاتی واقعہ پیش آیا پھر یہی وہ سرزمین ہے جہاں ملت ابراہیمی کی بنیاد پڑی۔ جہاں حضرت ابراہیم اور اسماعیل نے کعبہ کی تعمیر کی۔ مقام ابراہیم، حجر اسود صفاو مروہ کی پوری تاریخ ایک حاجی کے سامنے گھوم جاتی ہے۔ تاریخ اسلام کا آفتاب اسی پاک زمین میں طلوع ہوا۔ آنحضورؐ کی ولادت یہیں ہوئی۔ بچپن اور جوانی مکہ کی گلیوں میں گزری، جن کی ایک ایک اینٹ پر تاریخ اسلام رقم ہے۔ یہیں غار حرا اور غار ثور ہے۔ جب ایک حاجی اس ارض مقدس میں پہنچتا ہے، تو اس کی آنکھیں عقیدت اور ادب سے جھک جاتی ہیں، دل حلاوت ایمانی سے لبریز ہو جاتا ہے روح عظمت الٰہی سے لطف اندوز ہوتی ہے، تاریخ اسلام کے روح پرور مناظر اس کی آنکھوں میں زندہ اور شعائر اللہ کے ان مٹ اثرات اس کے قلب و ذہن میں پیوست اور تابندہ ہو جاتے ہیں۔

روحانی معراج: حج ایک مومن کی روحانی ترقی کی معراج ہے۔ حج سے قبل وہ اپنی گذشتہ خطاؤں، لغزشوں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی اور تلافی کرتا ہے۔ حج کی حقیقت توبہ اور انابت اور اپنی سابقہ گناہ آلود زندگی کی تلافی اور آئندہ کیلئے نیکی اور بھلائی، اطاعت و فرمانبرداری کے اعتراف اور اقرار کا نام ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا:

حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے بشارت دی کہ عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں خدا اپنے بندوں کو دوزخ کے عذاب سے آزاد کرتا ہے۔ وہ اس دن اپنے بندوں کے قریب ہو کر جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنے بندوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو انہوں نے مانگا ہم نے قبول کیا (مسلم نسائی) حرم کعبہ میں ایک نماز بلحاظ اجر ایک لاکھ اور مسجد نبوی میں 50 ہزار نمازوں کے برابر ہے اس طرح ایک حاجی کو موسم حج میں عمر بھر کی نمازیں نصیب ہو جاتی ہیں۔

مساوات کا عملی نمونہ: حج بے مثل مساوات کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے سرزمین حجاز میں ایام حج میں عربی و عجمی، گورے کالے رنگ و نسل کے تمام بت پاش پاش ہو جاتے ہیں، ہر حاجی کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہے اللھم لبیک اے میرے خدا میں حاضر ہوں، امیر و غریب سب ایک ہی لباس میں ہیں سب کی حرکات و سکنات یکساں ہیں اور جذبات و احساسات بھی یکساں عبادت، دعا، زبان اور لباس میں کامل مشابہت ہے۔ غرضیکہ عالمگیر مساوات اور حقیقی وحدت کا احساس ہوتا ہے گویا تمام انسان ایک ہی ہار کے موتی اور ایک ہی عمارت کی اینٹیں ہیں جنہیں دینی رشتہ نے مضبوط اخوت میں منسلک کر دیا ہے۔

اخلاقی فوائد: حج سے متعدد اخلاقی ثمرات حاصل ہوتے ہیں تقویٰ، توکل، صبر و تحمل، استقامت و عزیمت، استقلال و ثابت قدمی، حج کے لوازمات ہیں۔ باہمی رواداری، وسعت نظری کا عام مظاہرہ ہوتا ہے پابندی وقت، باقاعدگی، ایک امیر کی اطاعت اتحاد تنظیم اور باہمی اخوت و محبت حج کے فوائد ہیں۔

جغرافیائی معلومات: حج جغرافیائی معلومات کا ذریعہ ہے۔ حج کیلئے ایک حاجی کو مختلف ممالک کی سیاحت کرنی پڑتی ہے۔ خصوصاً ارض مقدس کی اس طرح اسے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمانوں سے ملنے کا موقع اور ان کے ملبوسات، خورد و نوش کی اشیاء اور پیداوار سے آگاہی حاصل ہوتی ہے عالم اسلام کی افرادی قوت، مادی و معاشی وسائل کا علم حاصل ہوتا ہے جس سے اس کی جغرافیائی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاشی فوائد: حج بعض معاشی فوائد کا بھی حامل ہے مختلف ممالک کے حاجی مکہ میں جمع ہوتے ہیں جس سے بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملتا ہے اور عالم اسلام کے معاشی وسائل یکجا کر کے پسماندہ اسلامی ممالک کی غربت و افلاس دور کی جا سکتی ہے۔ اس طرح عالم اسلام کی معاشی و مادی ترقی و خوشحالی ممکن ہے ان کی پسماندگی دور ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں عرب کے ملک کی قدرتی پیداوار وہاں کے جانور ہیں۔ قربانی کے فریضہ نے اہل بادیہ (بدوی عرب) کیلئے روزی کمانے کا وسیلہ مقرر کر دیا ہے۔ کئی لاکھ جانور ہر سال قربانی کئے جاتے ہیں اور ان کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی ہے اس سے عربوں کی اقتصادی حالت سنورنے میں بڑی مدد ملتی

ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آج کل سعودی عرب میں تیل کی پیداوار کی وجہ سے دولت کی بڑی ریل پیل ہے۔اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ حج کی تجارت کی آمدنی تیل کی آمدنی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن ماہرین کے اندازوں کے مطابق تیل زیادہ سے زیادہ ایک صدی میں ختم ہوجائے گا۔اور حج ایسا ذریعہ آمدنی ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔تیل کی دریافت سے پہلے اور تیل کے خاتمے کے بعد یہ مستقل ذریعہ ہے جس سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے باشندوں کا ماضی اور مستقبل اقتصادی لحاظ سے وابستہ ہے۔

علمی اور فروعی مسائل کا حل: حج کے موقعہ پر دنیا کے علمائے عظام اور مجتہدین کرام آپس میں مل جل کر اپنے انقلابی فروعی اور علمی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔اور دنیائے اسلام علم وسائنس اور سیاست وقانون میں بلند مرتبہ حاصل کر سکتی ہے۔

شان جامعیت: حج اپنے اندر ایک طرح کی شان جامعیت لئے ہوئے ہے حج نہ صرف مالی اور بدنی عبادات کا جامع ہے بلکہ فی الواقع اس میں ہر عبادت اور عمل خیر کی روح موجود ہے۔حج نماز بھی ہے کیونکہ حج میں آدمی مسلسل زبان سے ذکر الٰہی کرتا ہے حج زکوٰۃ بھی ہے کیونکہ اسے اس میں مالی قربانی بھی دینی پڑتی ہے نیز حج روزہ بھی ہے کیونکہ نفس کی خواہش کو کنٹرول کرنے کی مشق جس طرح روزے میں ہوتی ہے اس طرح حج میں بھی ہوتی ہے۔علاوہ ازیں حج میں بندگی رب کا ہر جذبہ شامل ہے۔خصوصاً جذبہ جہاد جو بندگی کی کمال معراج ہے وہ تو ان سارے اعمال میں اس طرح سمویا ہوا ہے کہ پورا حج جہاد کی علامتی مشق معلوم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب عورتوں نے آپؐ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا تمہارا بہترین جہاد حج ہے۔(متفق علیہ)

مناسک حج

مناسک حج سے مراد حج کے طور طریقے، رسوم وعبادات ہیں جن کی انجام دہی ہر حاجی کیلئے لازم ہے۔یہ مناسک حج مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) احرام یہ وہ ان سلا لباس ہے جو حاجی دوران حج پہنتا ہے۔یہ دو چادروں پر مشتمل ہوتا ہے ایک تہہ بند کی طرح باندھی جاتی ہے اور دوسری کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔یہ لباس دراصل اسلامی اخوت اور مساوات کی آئینہ داری کرتا ہے۔

۲) تلبیہ یہ وہ کلمات ذکر ہیں جو حج کے دوران دہرائے جاتے ہیں:

لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک، لاشریک لک۔

حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔

۳) طواف خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانے کا نام طواف ہے ہر حاجی کو سات مرتبہ طواف کرنا ہوتا ہے۔

۴) مقام ابراہیمؑ تعمیر کعبہ کے سلسلے میں حضرت ابراہیمؑ نے جس پتھر پر کھڑے ہوکر خانہ کعبہ کی دیواریں بلند کی تھیں وہ پتھر حرم کعبہ میں ایک شیشے کی جالی میں بند کر دیا گیا ہے اسے مقام ابراہیمؑ کہتے ہیں ہر حاجی کو طواف کے بعد یہاں دو رکعت نماز ادا کرنی ہوتی ہے۔

۵) حجر اسود وہ سیاہ پتھر ہے جو خانہ کعبہ کے ایک گوشہ میں نصب ہے اسے طواف کے چکر شمار کرنے کیلئے لگایا گیا تھا، ہر حاجی طواف کے دوران اسے بوسہ دیتا ہے یا ہاتھ سے چھوتا ہے، یا صرف اشارہ کرتا ہے۔

۶) سعی سعی کے معنی دوڑنا ہیں اور اس سے مراد حاجیوں کا صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات بار دوڑنا ہے۔یہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی ہاجرہ کی یاد میں ہے جو اپنے بچے حضرت اسماعیلؑ کیلئے پانی کی تلاش میں ان پہاڑیوں کے درمیان مضطربانہ دوڑی تھیں۔

۷) عرفات یہ وہ میدان ہے جو مکہ سے باہر دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہاں سب حاجی جمع ہوکر امیر الحج کا خطبہ سنتے ہیں۔

۸) رمی جمرات رمی کنکریاں مارنے کو کہتے ہیں میدان عرفات سے واپسی پر منیٰ کے میدان میں تین ٹیلوں جمرات پر سب حاجیوں کو یہ کنکر مارنا ہوتے ہیں۔یہ بھی حضرت ابراہیمؑ کی وہ یاد ہے جو انہوں نے شیطان پر کنکریاں پھینکی تھیں جو انہیں بیٹے کی قربانی سے بہکانے آیا تھا۔

۸) قربانی منیٰ کے میدان میں تمام حاجی رمی کے بعد جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اور اپنے سر منڈواتے ہیں یہ حضرت اسماعیلؑ کے ذبحہ کی یادگار اور اپنی نفسانی وروحانی قربانی کی تمثیل ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ تمام حاجیوں کو حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باقی مسلمانوں کو بھی اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے آمین۔